Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 153
Vol 5 (3) July-Sept, 2019 pp. 153-177.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).
DOI: https://orcid.org/0000-0001-5767-6229.

ANALYTICAL STUDY OF PROF. ABU SUFIYAN'S BOOK " SEERAT-E-PAK--ISSUES AND DEBATES."

پروفیسر ابو سفیان اصلاحی کی کتاب
"سیرت پاک- مسائل ومباحث" کا تجزیاتی مطالعہ

Ghulam Sarwar[1], Prof.Dr.Abdul Ghafoor Awan[2]

ABSTRACT- *This study is based on Professor Abu Sufiyan Islahi's book "Seerat-i-Pak:issues and debates". Prof.Islahi has discussed all latest issues and proposed their solution by following the teaching and practices of the Holy Prophet (MPBUH). The objective of this research paper is to study the solution of existing problems like high population growth rate, poverty, illiteracy, feudalism, capitalism, terrorism, world polarization, religious biaseness, hungerness, lawlessness, high interest rate. If we study the biography of the Holy Prophet and his teaching we found the solutions of these issues. Thus, we suggest that the Muslim should strictly foollw his teaching in their lives in order to get rid of their wordly worries.*

Key words: Holy Prophet's teachings, modern problems, feudalism, capitalism, terrorism.

Type of study: **Original Research paper**
Paper received: 20.01.2019
Paper accepted: 05.02.2019
Online published: 01.04.2019

---

1. M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab. hamzarizvi400@gmail.com. Cell # +923077530450.
2. Dean, Faculty of Management and Social Sciences, Institute of Southern Punjab, ghafoor70@yahoo.com. Cell # +923136015051.

تعارف

دنیائے علم و تحقیق کا سب سے مقدس و مطہر فن سیرت نگاری ہے جس کی ابتداء آپﷺ کی ولادت با سعادت سے بہت قبل ہو چکی تھی اور آج تک یہ سلاسل زریں جاری و ساری ہے اور تاا بدیو ں ہی سرورِ کونین ﷺ کی ثنا خوانی ہوتی رہے گی۔ اس کا اعتراف مارگو لیتھ جیسے مستشرق کو بھی ہے کہ تا قیامت سر ور کائنات ﷺ کی مدح سرائی جا ری و ساری رہے گی۔ اسی سیرت نگاری کو قرآن کریم میں " مقام ِمحمود " اور " رفعتِ ذکر" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس بات میں کوئی تا مّل وتر دد نہیں کہ پورا قرآن کریم آپ کی ذات اقدس کا مستند نعتیہ کلام ہے۔ قرآن کریم میں آپ کے ابعادو اطراف کو بڑے حسین اندا ز میں پیش کیا گیا ہے۔ افسوس کہ ہندو ستان میں سیرت نگاری کے باب میں قرآن کریم کو اوّلیت نہیں دی گئی۔ معجزات کے نام پر بے بنیاد روایات جمع کر لی گئی ہیں۔ سیرت کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ اس کے بغیر ہم اپنے آپ کوا صلاح و فلاح کے راستوں سے ہم کنار نہیں کر سکتے ۔ اسی لیے قرآن کریم نے ببانگِ دہل اعلان کیا ہے کہ اسوہ ِرسولﷺ ہی محض تمام اخلاقی اور مادی امراض کا حل ہے ۔ وہی انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں کھڑا کرنے کی تنہا ضمانت ہے۔ یہی نسخہ کیمیا ہماری میرا ث او ر ہماری سوغات ہے لیکن افسوس کہ ہم اس مثالی میراث اور بیش قیمت سو غات سے غافل ہیں۔ اسی غفلت کے سبب ہمارے حصے میں رسوائیاں اور حرماں نصیبیاں آئی ہیں۔ آج کے تشدد، اضطراب ، اور عدم ِتحمل کا تسلی بخش علاج یہی نسخہ کیمیا ہے۔سیرت النبیﷺکا کامل و مکمل مطالعہ اگرچہ ذخیرۂ احادیث کےبغیر ناممکن ہے کیونکہ رسول اکرمﷺ کی عائلی حیات طیبہ ہو یا معاشرتی رویے ہوں ان سب کاکامل نمونہ ہمیں فقط احادیث طیبہ کےذریعےہی میسر ہے۔ان سب کےساتھ ساتھ قرآن حکیم میں بھی اجمالاً آپﷺ کی سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔مگر اس کےباوجودقرآن حکیم کی روشنی میں سیرت طیبہ کےمطالعہ کوتقریباً نظراندازکیا گیا ہے۔دورِحاضرمیں اس کمی کوپوراکرنےکیلئےقرآن حکیم میں سیرت طیبہ کےمطالعہ کو موضوعِ سخن بنایا گیا ہے انہیں میں سےایک نام پروفیسرابوسفیان اصلاحی کا ہے۔

سیرت النبی ﷺ کا " قرآن" کی روشنی میں مطالعہ کر نے کے لیے پرو فیسر اصلاحی کی کتاب کو اسی لیے اختیار کیا گیا کیونکہ پروفیسر اصلاحی " قرآنیات " کے موضوع پر ایک خاص شغف کے حامل ہیں۔ جس پر ان کی کتاب " سیرت پاک ۔ مسائل و مباحث" ایک بیّن دلیل ہے۔ جس میں سیرت طیبہﷺ کےمختلف پہلوؤں پرروشنی ڈالی گئی ہے اور قرآن حکیم کی

روشنی میں اس کوموضوعِ سخن بنایاگیاہے اور اس کے علاوہ جنہوں نے قرآن حکیم کی روشنی میں سیرت طیبہ کوبیان کرنے کی سعی کی ہے ان کے افکارکوبھی موضوعِ سخن بنایاہے تاکہ قاری کے ذہن میں سیرت طیبہ کے حوالے سے قرآن حکیم کے ساتھ ناطہ مضبوط تر ہوتا جائے۔

ولادت:

پر وفیسر ابو سفیان اصلاحی 24 جون 1960ء کو علی گڑھ انڈیا میں پیدا ہوئے-**(1)**

اعلیٰ تعلیم:

پروفیسر ابو سفیان اصلاحی نے عربی زبان و ادب میں پی-ایچ-ڈی (P.HD)کی ہے- **(2)**

تخصّص:

پر وفیسر ابو سفیان اصلاحی " جدید عربی ادب " Modern Arabic Literature میں تخصّص کے حامل ہیں-**(3)**

تدریسی خدمات:

پرو فیسر ابو سفیان اصلاحی شعبۂعربی زبان و ادب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، انڈیا میں تدریس کے منصب پر فائز ہیں اور عربی زبان و ادب کے شعبہ میں پرو فیسر کے منصب پر تعینات ہیں اور عربی زبا ن و ادب کی خدمت میں مصروف ہیں-**(4)**

اساتذہ:

پر و فیسر ابو سفیان اصلاحی نے درج ذیل اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیا ہے:

1- مولانا امین احسن اصلاحی

2- احتشام الدین اصلاحی

3- مولانا غالب احسن اصلاحی

پرو فیسر اصلاحی کی تصنیفی خدمات:

پرو فیسر ابو سفیان اصلاحی کا شمار علی گڑھ یونیورسٹی کے فضلاء اور صاحبانِ علم میں ہوتا ہے اس لیے فضلاء کی طرح پروفیسر اصلاحی نے بھی تدریسی خدمات کے علاوہ تصنیف و تالیف پر توجہ دی اور مختلف موضوعات پر قلم اٹھایا اور سیر حاصل بحث کی ہے- پروفیسر اصلاحی نے چونکہ علم ان فضلاء اور صاحبان سے حاصل کیا جن کو خصو صاً قرآنیات سے گہرا شغف رہا ہے ان صاحبانِ علم میں مولانا امین احسن اصلاحی کا نام سر فہرست ہے اور ان کی تفسیر' تدبّرِ قرآن' علم و حکمت سے بھر پور ہے- اس لیے پروفیسر ابو سفیان اصلاحی نے

مختلف علوم پر عمو ماً اور قرآنیات پر خصوصاً توجہ دی ہے اور قرآنیات کے متعلق اپنے افکار کو زینتِ قرطاس بنایا ۔ اس کے علاوہ چونکہ ڈاکٹر پروفیسر اصلاحی خصو صاً عربی زبان و ادب کے معلّم ہیں اور ایک عر صہ سے علی گڑھ یو نیورسٹی میں عربی ادبیات پڑھا رہے ہیں اور عربی زبان کے اسرار و رموز سے خوب واقف ہیں اس لیے عربی ادب پر بھی ان کی مختلف کتب ہیں جو کہ قاری کو عربی زبان وادب کے قریب تر کر دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ عرب شعراء کی شاعری اور ان کی حیات کےمختلف پہلوؤں پر بھی کتب میں روشنی ڈالی ہے جس سے پروفیسر اصلاحی کی عربی زبان سے محبت واضح ہو جاتی ہے ۔ اس لیے پروفیسر اصلاحی کی تصنیفی خدمات پر روشنی ڈالی جائےگی اور ان کے طرزِ استدلال کو واضح کیا جائےگا۔

پرو فیسر ابو سفیان اصلاحی کی چند کتب اور ان کا تعارف درج ذیل ہے:

1) کتابیاتِ قرآن:

یہ کتاب قرآنیات اور اس کے مختلف مو ضوعات پر لکھی جانے والی کتب کے نام اور ان کے مصنفین پر مشتمل ہے۔ یہ پروفیسر اصلاحی کی بڑی کتب میں شمار ہوتی ہے جو کہ 2016ء میں علی گڑھ مسلم یو نیورسٹی انڈیا سے طبع ہوئی ہے اگر چہ اس موضوع پر اور بھی کتب تصنیف کی جا چکی ہیں جیسے " معجم مصنفاتِ القرآن"(مر تبین: محمد سالم قاسمی ،سید عبدالرؤف علی، سید محبوب رضوی)، "قرآن کریم کے اردو تراجم(مرتب: احمد خاں)،" قرآن کریم کے اردو تراجم"(مرتبہ:صالحہ عبدالحکیم)اور"قرآن کے اردو تراجم مع مختصر تاریخ القرآن" (مرتب: جمیل نقوی)وغیرہ۔

2) قرآنیات و ادبیات:

یہ پروفیسر ابو سفیان اصلاحی کی قرآن کریم کے متعلق دوسری کتاب ہے۔ اس میں قرآن کریم کے متعلق مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

یہ کتاب کل 6 ابواب پر مشتمل ہے۔

3) سیرت پاک۔ مسائل و مباحث:

یہ کتاب پرو فیسر ابو سفیان اصلاحی کی سیرت نبویہ علی صاحبہاالصلوۃ والسلام اور اس سے متعلقہ مو ضوعات کے متعلق مباحث پر مبنی ہے۔ 2015ء میں علی گڑھ مسلم یو نیورسٹی

سے شائع ہوئی ۔ تقریباً 440 صفحات پر مشتمل ہے طرزِ تحریر بہت اچھوتا ہے۔ آگے چل کر اس کا تعارف و تجزیہ پیش کیا جائے گا۔

4) قرآنیات کے چند اہم مباحث:

پروفیسر ابو سفیان اصلاحی کی یہ کتاب قرآنیات کے چند مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کتاب سے بھی پرو فیسر اصلاحی کی قرآن کریم سے دلی وابستگی کا اظہارہوتاہے۔ یہ کتاب " شعبہ عربی، علی گڑھ مسلم یو نیورسٹی" سے 2002ء میں پہلی اشاعت کے
ساتھ شائع ہوئی۔یہ کتاب قرآنیات اور اس کے متعلقہ مضامین پر بحث کی صورت میں 262صفحات پر مشتمل ہے۔

5) مطالعاتِ قرآن:

یہ قرآن کریم کے موضو عات کے مطالعہ پر مشتمل کتاب ہے قرآن کریم کے باقاعدہ مطالعہ سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ مفید ہے یہ کتاب "اپنا ادارہ، لاہور پاکستان" سے پہلی اشاعت کے ساتھ 2004ء میں شائع ہوئی۔ جو کہ 256 صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اندازِ تحریر دلکش ہے۔

6) اساطینِ عربی زبان و ادب:

یہ کتاب پروفیسر اصلاحی کی عربی زبان و ادب کے متعلق ہے۔ اس میں آپ نے عربی زبان کے اسرار و رموز اور عربی ادب اور عصورِ آدابِ عربیہ پر بھی روشنی ڈالی ہے اس کتاب کو "ارد و پرنٹرز" دہلی نے پہلی اشاعت کے ساتھ 2004ء میں شائع کیا جو کہ 529صفحات پر مشتمل ہے۔

7) محمد بن حسن الشیبانی۔حیات:

اس کتاب میں پروفیسر اصلاحی نے فقہِ حنفی کے بہت بڑے امام "حضرت امام محمد علیہ الرحمہ" کی حیات اور ان کی فقہ حنفی کے لیے کی گئیں خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔ یہ کتاب علی گڑھ سے 2001ء میں شائع ہوئی جو کہ 140 صفحات پر مشتمل ہے۔

8) مصر میں مقالہ نگاری کا ارتقاء:

اس کتاب میں پروفیسر اصلاحی نے 1875ء سے 1950ء تک مصر میں مقالہ نگاری کی تاریخ پر نظر ڈالی ہے۔ یہ مقالہ نگاری کے موضوع پر ایک اہم کتاب ہے۔ جو " شعبہ عربی، علی گرھ مسلم یونیورسٹی انڈیا" نے شائع کیا ہےاور اس کی اشاعت سن 1998ء

میں ہوئی۔ یہ کتاب 327 صفحات پر مشتمل ہے۔

9) الصدر الشہید۔۔ حسام الدین:

یہ کتابچہ امام صدر الشہید حسام الدین عمر بن عبدالعزیز بن عمر بن مزا البخاری کے حالات و حیات پر مشتمل ہے۔ آپ فقہ کے بڑے امام تھے۔ یہ کتابچہ"لیتھو کلر پرنٹرز" سے 1998ء میں شائع ہوا اور 34 صفحات پر مشتمل ہے۔

10) دراسات فی الادب العربی الحدیث:

یہ کتاب پروفیسر اصلاحی کی جدید عربی ادب پر مشتمل ہے اس میں جدید عربی ادباء کا تعارف اور عصر حاضر میں موجودعربی
ادب پرروشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب عربی زبان و ادب کے طلباء کے لیے مفید ہے یہ بھی " علی گڑھ یو نیورسٹی، انڈیا" سے 2006 ء میں شائع ہوئی اور 254 صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کےعلاوہ اسمائےکتب درج ذیل ہیں:

11) مولانا عبدالاسلام ندوی۔۔۔ ماہرِ قرآنیات

12) مولانا فراہی۔۔ محقق ومفسر

13) المباحث الادبیۃ

14) ذکرِ ذاکر

15) تفکرِ قرآن

16) سیرت کے اصولی مباحث

17) قرآنی مضامین کا اشاریہ

18) مولانا اسلم جیراجپوری۔۔حیات

19) انعکاس

20) نایاب ہیں ہم

کتاب"سیرت پاک۔۔ مسائل و مباحث"

مقصدِ تالیف:

پروفیسر ابو سفیان اصلاحی اپنی اس کتاب کی تالیف کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"اس بات میں کوئی تامل و تر دو نہیں کہ پورا قرآن پاک آپﷺ کی ذات اقدس کا مستند نعتیہ کلا م ہے۔ قرآن کریم میں آپ کے ابعاد و اطراف کو بڑے حسین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ افسوس کہ ہندوستان میں سیرت نگاری کے باب میں قرآن کریم کو اولیت نہیں دی گئی۔ سیرت نگاری میں ضعیف اور موضوع روایت کا ایک انبار ہے معجزات کے نام پربے بنیاد روایات جمع کرلی گئی ہیں"-**(5)**

مزید کہتےہیں:

" اس کتاب میں دو تحریر یں ایسی ہیں جن میں "سیرت نبوی کی معنویت" اور "سیرت طیبہ دورِحاضر میں"ہیں جن میں سیرت مقدسہ کے تقاضوں کو بروئے کار لانے کی ادنی کوشش کی گئی ۔ سیرت کا بنیادی مطالبہ یہ ہے کہ اس کے بغیر ہم اپنی فلاح کے راستوں سے ہم کنار نہیں ہو سکتے۔ اسی لیے قرآن کریم نے ببانگِ دہل اعلان کیا ہے کہ اسوہِ حسنہ رسول ﷺ ہی محض تمام اخلاقی اور مادی امراض کا حل ہے وہی انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر اجالوں میں کھڑا کرنے کی تنہا ضمانت ہے-**(6)**

ابواب:

اس کتاب میں کل چھ ابواب ہیں:

1. سیرت پاک قرآن میں
2. مطالعہ اردو تصانیف
3. مطالعہ عربی تصانیف
4. تفہیمِ سیرت مطہرہ
5. سیرت النبی عربی اشعار میں
6. تقاضائے سیرت مقدسہ

باب اول:

اس باب کا نام "سیرت پاک۔۔ قرآن میں" ہے اس میں مصنف نے قرآن کریم کی روشنی میں سیرت طیبہ کے اسرار ورموز کو بیان کیا ہے کیونکہ سیرت طیبہ کا اول ماخذ قرآن کریم ہے۔

اس باب کی دو فصلیں ہیں :

i۔ سیرت پاک کی ایک تصویر ۔ سورۃ الضحی

ii. سیرت النبی میں قرآنیات

پہلی فصل میں پروفیسر اصلاحی نے سورۃ الضحی کی روشنی میں سیرت طیبہ کی تصویر کو کھینچا ہے۔ اس میں پروفیسر اصلاحی نے سورۃ الضحی کی روشنی میں سیرت نبوی کو بیان کیا اور مختلف الفاظ کی تشریح مختلف مفسرین کی تفاسیر سے کی ہے۔ جیسےآیت وَوَجدَ کَ ضا لّا فھدی**(7)**

میں لفظ"ضال" کی تشریح مختلف علماء کی آراء کی روشنی میں کی ہے۔**(8)**

اس فصل کے آخر میں اس سیرت سے مستبظ نکات کو بیان کیا ہے۔**(9)**

دوسری فصل کا موضوع "سیرۃ النبی ﷺ میں قرآنیات"ہے اس فصل میں علامہ شبلی نعمانی کی قرآنیات پر خدمات کو واضح کیا ہے۔ اس کے شروع میں علامہ شبلی نعمانی کی خدمات و ادبیات کو بہت احسن انداز میں سراہا گیا ہے۔**(10)**

باب دوم:

اس باب کا نام " مطالعہِ عربی تصانیف" ہے اس میں پرو فیسر اصلاحی نے عربی کتب کا تعارف پیش کیا ہے جو کہ سیرت طیبہ سے متعلق ہے۔ اس باب کی دو فصلیں ہیں:

i۔المدیح البنوی ۔۔ایک مطالعہ

ii۔دراسات فی المدائح النبویہ بالہند۔ ۔تحلیل و تجزیہ

اس فصل میں پرو فیسر اصلاحی نے مولانا محمد یسین اختر مصباحی اعظمی کی کتاب " المدیح النبوی" کا تعارف و تجزیہ پیش کیا ہے۔

پروفیسر اصلاحی کہتے ہیں:

"اس سلسلے (سیرت طیبہ) کی ایک کڑی " المدیح النبوی" ہے جسے مولانا یسین اعظمی نے ترتیب کیا ہے جس میں 140شعرا ء کے نعتیہ کلام کو جمع کیا گیا ہے۔ اس مجموعے سے عربی نعت گوئی کا ایک مستند نیز مقدس خاکہ سامنے آتا ہے۔ماقبل نبوت اورمابعد آپ کے شخصی، عائلی اور دینی کوائف سامنے آجاتے ہیں"۔**(11)**

"آٹھویں صدی سے شروع ہونے والا یہ سلسلہ (سیرت طیبہ) دراز سے دراز تک ہوتا رہا اور مستقلاً سر ور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا جاتا رہےگا۔ آٹھویں صدی سے قبل جاری ہونے والا یہ سلسلہ عاشقینِ رسو ل کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ استاد محترم

پروفیسر ڈاکٹر عبدالباری کو فکر ہوئی کہ یہ قیمتی ذخیرہ اہل علم کے سامنے آنا چاہیے۔ چنانچہ اس کے لیے آپ نے شعبہ عربی مسلم یو نیورسٹی علم گڑھ سے"دراسات فی المدائح النبویہ بالہند باللغۃ العربیۃ مع جمع و تحقیق للقصا ئد" کا عنوان منظو ر کروایا۔ استاد محترم نے اس پر کام کرنے کے لیے ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی کا انتخاب کیا انہوں نے اس کام کو تکمیل تک پہنچایا اور مسلم یو نیورسٹی کی جانب سے انہیں ڈاکٹریٹ کی سند تفویض کی گئی یہ غیر مطبو عہ مقالہ ایک ہزار اکتالیس صفحات پر مشتمل ہے اور عربی زبان میں ہے"۔**(12)** پروفیسر اصلاحی نےاس کتاب کے ابواب وفصول اور اس کے موضوعات پرروشنی ڈالی ہے۔

باب سوم:

اس باب کا نام "مطالعہ اردو تصانیف" ہے اس میں پروفیسر اصلاحی نے چار فصلوں میں سیرت طیبہ پر لکھی گئی اردو تصانیف کا تجزیہ پیش کیا ہے۔

اس کی چار فصلیں ہیں:

i۔ خطباتِ احمدیہ ۔ تحلیل و تجزیہ

ii۔ مشاہداتِ حرم۔ ایک مطالعہ

iii۔حیاتِ رسول امی۔ ایک جائزہ

iv۔ ہمارے رسول ﷺ ۔ تنقیدی جائزہ

باب چہارم:

اس باب میں ڈاکٹر ابو سفیان اصلاحی نے سیرت طیبہ کی چند اہم جہتوں پر روشنی ڈالی ہے

اس باب کی دو فصلیں ہیں:

i۔ چند سیرتی مباحث فکرِ فراہی میں

ii۔ القابِ محمدﷺ۔۔ ایک مطالعہ

اس پہلی فصل میں پروفیسر اصلاحی نے سیرت طیبہ پر موجود مولانا حمید الدین فراہی کے افکار کا جائزہ لیا ہے۔

پرو فیسر اصلاحی نے مولانا فراہی کی کتاب" فیمن ھو الزبیح" اور مکاتیبِ شبلی کی روشنی میں افکار کو واضح کیا ہے اوحضور ﷺ کی سیرت طیبہ جو قرآن کی روشنی میں مولانا فراہی نے بیان کیں ان کا جائزہ پیش کیا ہے۔

دوسری فصل میں پروفیسر اصلاحی نے حضور ﷺ کے چند القابات پر روشنی ڈالی ہے اور اس پر تجزیہ پیش کیا ہے۔

باب پنجم:

اس باب کا نام "عربی اشعار میں سیرت النبی ﷺ" کو موضوعِ بحث کی گئی ہے۔

اس کی دو فصلیں ہیں:

i- سیرۃ النبی میں اشعارِ عرب

ii- علامہ فضلِ حق خیر آبادی کی عربی نعتیہ شاعری

پہلی فصل میں عربی شاعری میں جو حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت نگاری موجود ہے کا تجزیہ موجود ہے۔

پرو فیسر اصلاحی رقمطراز ہیں:

"الشعر دیوان العرب" کی داستان بڑی طویل ہے۔ اس کی توضیح و تشریح میں کتب ترتیب دی گئیں ، شاعری عربوں کی شناخت تھی۔ یہ ان کے مزاج میں شامل تھی۔ اسی کی بنیاد پر افتخار و استکبار کا سارا دارومدار تھا۔ اسی سے ان کے ثقافتی معیار اورلسانی اعتبار کا تعین و تبارک ہوتا، شعراء اپنے قبائل کے سور ماؤں کے لیے تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے۔ جنگوں میں فتح یابی کے لیے شعراء لوگوں کے جذبات کو برانگیختہ کرتے۔"**(13)**

دوسری فصل میں پروفیسر اصلاحی نے " علامہ فضل حق خیر آبادی کی عربی نعتیہ شاعری" پر روشنی ڈالی ہے اور عربی شاعری میں ان کے مقام کو واضح کیا ہے۔

باب ششم:

اس باب کاعنوان"سیرت مقدسہ کےتقاضے"ہے اس باب میں سیرت طیبہ کےہم سےجوتقاضےہیں ان کو واضح کیاگیاہے۔

اس باب کی دوفصلیں ہیں:

i ۔سیرت نبوی کی معنویت

ii۔سیرت نبوی عہدِ حاضر میں

پہلی فصل میں پروفیسر اصلاحی نے سیرت نبویہ کی معنویت پر روشنی ڈالی ہے۔

پرو فیسر اصلاحی رقمطرا ز ہیں:

"سیرت پاک کی تعبیر و تشریح کا ہر گز یہ مفہوم نہیں کہ امت مسلمہ کی تمام تر توانائی اس پر خرچ ہو کہ اسراء و معراج روحانی تھی یا جسمانی۔؟ امت کے ایک بڑے طبقہ نے اپنی قوتِ تحقیق کو اس پر صرف کر ڈالا، مفسرین نے اسے مرکزی موضوع قرار دیا ہے اور ہمارے سر سید بھی اس سے باز نہ آئے۔ یہ اس طرح کے بہت سے مباحث ہیں جن پر سوادِ امت اپنی دانشوری کو استعمال کر رہی ہے۔جب کہ ان تمام امور کے باب میں ہم عنداللہ جواب دہ نہ ہوں گے سیرت مقدسہ کی ایک ہی لَے ہے کہ اتباعِ خداوندی اور اتباعِ رسول ﷺ اور یہ چیز فلاحِ اخروی کی ضامن بھی ہے"۔**(14)**

دوسری فصل میں پرو فیسر اصلاحی نے " سیرت طیبہ عہد حاضر میں" کے موضو ع پر روشنی ڈالی ہے اور عہد حاضر میں ہم کہاں کھڑے ہیں۔۔۔ ؟ اس حقیقت کو بھی واضح کیا ہے۔

پرو فیسر اصلاحی رقمطراز ہیں:

"اگر تعلیماتِ نبوی عام ہو جائے تو دہشت گردی خود ہی دم توڑ جائے گی۔ اللہ کے رسول ﷺ دنیا میں مکارم اخلاق کی تکمیل و تفہیم کے لیے مبعوث کیے گئے تھے۔ لیکن آج نہ صرف دنیا بلکہ امت مسلمہ خود بھی اس اسوۂ حسنہ سے غافل ہے۔ دیکھا جائے کہ اسوۂ حسنہ کے داعی ہمیں کس طرح کی تعلیم دیتے ہیں"۔**(15)**

عصر حاضر میں سیرت نبوی کی اہمیت

<u>جدید مسائل اور ان کا حل:</u>

عالم اسلام کو وحدت کی لڑی میں پرونے کے لیے دنیا کےہر خطے میں موجود مسلمانوں ک پ   پاس ایک ہی قابلِ عمل نمونہ ہوچا چاہیے اور یہ امت مسلمہ کی خوش قسمتی ہے کہ ان کے پاس گو ہر نایاب تذکرۂ پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کی شکل میں محفوظ ہے اور اس معاملے میں امت مسلمہ کو دیگر مذاہب کے پیرو کاروں پر غیر معمولی فضیلت حاصل ہے کیونکہ ان کے ہاں یا تو اس با نی مذہب کے ذاتی اقوال محفوظ ہی نہیں اور اگر ہیں بھی تو نا قص اور غیر مستند ذرائع سے اکٹھے کیے گئے ہیں جبکہ مسلمانوں کے پاس

اس لامی تعلیمات کا عملی نمونہ آپ ﷺ کا اسوۂ حسنہ قابل فخر انداز میں موجود ہے۔

سیرتِ نبوی کی پہلی خصوصیت دائمی ہونا ہے کسی انسانی سیرت کے دائمی عمل ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے صحیفۂ حیات کے تمام حصّے سچائی اور صداقت پر مبنی ہوں

اگراقوامِ عالم کی تاریخ کا مطالعہ کریں اور شارعینِ ادیان اور بانیانِ مذاہب کی سوانح اور سیرتوں کے معیار کو جانچیں تو معلوم ہوگا کہ سیرت ِنبوی ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی زندگی کے واقعات اس معیار پر پورے نہیں اترتے۔

سیرت نبوی ﷺ کی دوسری خصوصیت آپﷺ کی زندگی کے تمام واقعات کا پورے تسلسل کے ساتھ معلوم ہونا ہے آپ کی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ نہیں جو تشنہ رہ گیاہو۔ لیلہا کنہارھا کہ آپ کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں کسی پر گمنا می کا پردہ نہیں ہے۔ آپ کے والد حضرت عبداللہ آمنہ رضی اللہ عنہ اور والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی شادی سے لے کر آپ ﷺ کی زندگی کے آخری لمحات تک سب حالات وواقعات واضح ہیں۔

سیرتِ نبوی کی تیسری خصوصیت آپ کی سیرت کی کاملیت ہے کیونکہ کوئی زندگی خواہ کس قدر تاریخی ہو جب تک کامل نہ ہو نمونہ نہیں بن سکتی ۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ **(16)**

ترجمہ:"رسول اکرمﷺ کی سیرت تمہارے لئےمکمل نمونہ ہے"

آپ ﷺ کی سیرت میں کوئی پہلو ایسا نہیں جس کی تکمیل باقی ہو۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا **(17)**

ترجمہ:"آج میں نے آپﷺ کے لیے آپﷺ کے دین کو مکمّل کر دیا ہے اور آپﷺ پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے اور آپ کے لیے اسلام کو بطورِ دین پسند کیا ہے"

عصر ِ جدید کے مسائل اور ان کا حل:

آج کا انسان بے شمار مسائل میں گھر اہوا ہے یہ مسائل معاشی بھی ہیں، سیاسی بھی اور اخلاقی بھی کہیں انفرادی مسائل ہیں تو کہیں اجتماعی،قومی بھی اور بین الاقوامی بھی ۔ آج کے اس ترقی یا فتہ دور کا انسان ستاروں پہ کمند ڈا لنے اور چاند پر اپنا قدم جمانے کے باجود گونا گوں مسائل میں گھر ا ہوا ہے معاشی اور معاشرتی مسائل میں بڑھتی ہوئی آبادی، ناخواندگی ، جہالت، بیروزگاری، بیماری ،مہنگائی معاشی بدحالی اور ناہموار یاں قابل ِذکر ہیں عصر جدید کے ان تمام مسائل کا حل سیرت ِطیبہ میں موجود ہے

1) آبادی میں اضافہ:

جدید دور کا سب سے اہم مسئلہ بڑھتی ہوئی آبادی ہے جو پاکستان جیسے ترقی پزیر ملک کی سماجی ،اقتصادی اور عوامی فلاح و بہود میں رکاوٹ پیدا کررہا ہے تیسری دنیا میں اب اس اضافہ کی شرح تین فیصد سالانہ ہے جس کی وجہ سے ہر سال تقریباً 75 ملین افراد کا اضافہ ہو رہا ہے 2030ء میں شہری اور دیہی آبادی میں تناسب بالکل بدل جائے گا۔

سیرت طیبہ میں جب ہم بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلہ کے حل کے تناظر میں دیکھتے ہیں تو ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اولا کو اس اندیشہ سے قتل نہ کیا جائے کہ وہ رزق میں حصہ دار ہو جائیں گے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ **(18)**

ترجمہ:"اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو"

اسلام آبادی میں اضافہ کے مسئلے کا حقیقی حل پیداوار میں اضافہ کی شکل تجویز کرتا ہے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ **(19)**

ترجمہ:" ہم نے تم کو زمین میں قدرت دی اور اس میں تمہارے لیے وسائلِ معیشت بنائے"

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے :

"رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہے اور اسبابِ معیشت غیر محدود ہیں" **(20)**

2) نا خواندگی اور جہالت:

جہالت کا خاتمہ اور تعلیم کا فروغ عصر حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے کیونکہ عالَمِ اسلام سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان اور تعلیم کی دنیا میں فی الحال اقوامِ عالم سے پیچھے ہے اس وقت ضرورت ہے کہ سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں ہم ناخواندگی کی تاریکیوں کو علم کی روشنی میں کیسے تبدیل کریں۔ نبی اکرم ﷺ نےفروغِ تعلیم کے متعلق ارشاد فرمایا:

طلبُ العلمِ فریضۃٌ علی کلِّ مُسلم **(21)**

(علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)

نبی اکرم ﷺ کےطلبِ علم کا انداز قرآن کریم نے یوں بیان کیا ہے :

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا **(22)**

(کہہ دیں ! اے میرے رب میرے علم میں زیادتی فرما)

اہل ِعلم کو اللہ کے ہاں زیادہ عزت دے کر اہلِ علم کی برتری کا اظہار قرآن میں اس طرح فرمایا گیاہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ **(23)**

(فرمادیں! کیا اہلِ علم اور ناخواندہ برابر ہو سکتے ہیں)

مدینہ شریف میں مسجدِ نبوی کے اندر صفہ کی درسگاہ تھی اسی طرح دیگر مساجد میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ بھی جاری تھا جس میں سے مسجد قبا کا امام ابنِ عبدالبر نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:

"نبی کریم ﷺکے دسیوں صحابہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم لوگ مسجد ِقبا میں علمِ دین سیکھتےاور پڑھتے پڑھاتے تھے اس حال میں کہ نبی کریم ﷺ ہمارےپاس آئےاور فرمایا کہ جو چاہو تم لوگ پڑھو جب تک عمل نہیں کرو گے اللہ اجر وثواب نہیں دے گا"۔ **(24)**

مسجد نبوی کا وہ ستون جس سے حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے اپنے آپ کو باندھ لیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی حضور نبی کریم ﷺ اس کے پاس اکثر نوافل پڑھا کر تے تھے اور یہیں صبح کی نماز کے بعد تعلیمی مجالس قائم فرمایا کرتے تھے آپﷺ ان کو قرآن ، حدیث ، فقہ اور دین کی تعلیم دیتے تھے۔

3) جاگیر دارانہ اور سرمایہ دار نہ نظام:

عصر جدید کا ایک اہم مسئلہ جاگیر دارانہ اور سرمایہ دارنہ نظام ہے یہ طبقات سیاست اور ملکی وسائل پر قابض ہیں غریب محنت کش اور مزدور پیٹ بھر کرروٹی کے لئے بھی محتاج ہیں نبی کریمﷺ نے جس فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی اس میں سرمایہ دارانہ نظام کی کوئی گنجائش نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

خُذمِن اَموالِھم صَدقۃ (25)

ترجمہ:"ان کے اموال سے زکوۃ لیں"

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کو حکم ہے کہ امراء سے جبراً زکوۃ وصول کریں۔

رسول کریم ﷺ نے کسبِ حلال کا حکم دیا، سود کی ممانعت فرمائی ، جوئے اور نشے کو حرام قرار دیا، ذخیرہ اندوزی، ناپ تول میں کمی اور ناجائز منافع خوری کی کوئی گنجائش نہ دی قرآن حکیم نے حلال کمانے کی تر غیب یوں دی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (26)

ترجمہ:" اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ ہے اس سے کھاؤ"

اور وہ تمام راستے اسلام نے بند کر دیے ہیں جو ناجائز ذرائع آمدن کا سبب ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً(27)

ترجمہ:"اے ایمان والو! کئی گنا کر کے سود نہ کھاؤ"

اس کے علاوہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ **(28)**

ترجمہ:" اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو باطل طریقوں سے نہ کھاؤ"

اسلام میں سرمایہ داری کی اس لحاظ سے گنجائش نہیں ہے کہ مالد ار اور محروم دونوں کو ایک دوسرے کےحقوق کی تلقین کی گئی ہے مسندِ احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ اہلِ مجلس میں دولت مندی اور دنیاوی خوشحالی کا کچھ تذکرہ کرنے لگے (کہ یہ چیز اچھی ہے یا بری اور دین و آخرت کے لئے مضرہے یا مفید) توآپ نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا :

"جو شخص اللہ سے ڈرے (اور اس کے احکام کی پابندی کرے) اس کے لئے مالداری میں کوئی مضائقہ تو نہیں اور کوئی حرج نہیں اور صحت مندی صاحبِ تقوی کے لئے دولت مندی سے بھی بہتر ہے اور خوش دلی بھی اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے ہے"-**(29)**

4) مذہبی تعصب ، قومی اور بین الاقوامی بد نظمی:

بعثتِ نبوی ﷺ کے وقت امن ِ عالم کی حالت نا گفتہ بہ تھی اس وقت کی دو متمدن سلطنتیں روم اور فارس آپس میں بر سرِ پیکار تھیں بڑی طاقتوں کی خانہ جنگی کی وجہ سے پورا عالمی امن تباہ تھا۔

قرآن کریم نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ **(30)**

ترجمہ:" خشکی اور تری میں فساد پھیل گیا اس وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے کمایا"

چنانچہ اس حالت میں اللہ رب العزت نے حضور نبی کرم ﷺ کو مبعوث فرمایا۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِين يَهْدِي بِهِ اللَّهُ **(31)**

ترجمہ:" تمہارے پا س اللہ کی طرف سے روشنی آگئی ہے اور ایک ایسی حق نما کتاب جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرماتا ہے"

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کے ذریعے مذہبی تعصب کو ختم کرنے کے لئے توحید کی دعوت دی۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَايَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ **(32)**

ترجمہ:" کہو اے اہلِ کتاب ! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے تمہارے درمیان یکساں ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے ، اس دعوت کو قبول کرنے سے اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ ہو جاؤ بے شک ہم مسلمان ہیں"۔

5) دہشت گردی:

قبل از اسلام عرب کی حالت نا گفتہ بہ تھی بات بات پرجھگڑنا ان کا قومی شعاربن چکا تھا اس کے علاوہ ان میں "ثار " کا عقیدہ راسخ ہو چکا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ جب تک مقتول کے خون کا بدلہ نہ کیا جائے اس کی روح پرندے کی شکل اختیار کرکے مسلسل چیخ و پکا کرتی رہتی ہے کہ "میں پیاسی ہوں اور یہ پیاس صرف قاتل یا اس کےکسی قبیلے کے کسی فرد کاخون بہانے سے ہی بجھ سکتی ہے " اگر اس عقیدے کے تحت قبائل میں جنگ چھڑ جاتی تو بعض اوقات صدیوں تک جاری رہتی تھی۔ دنیا سے فتنہ وفساد ختم کرکے اللہ کا دین قائم کرنے کی ذمہ داری ہی حقیقتاً وہ مقصد تھا جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں انبیاءکرام علیهم السلام کو مبعوث فرمایا جب رسول کریم ﷺمبعوث ہوئے تو دنیا ظلم سے بھر ی ہوئی تھی آپ ﷺ نے بڑے منظم انداز میں سدِّباب کیا۔**(33)**

6) کفروالحاد :

عرب جاہلیہ کی معاشرتی اور سیاسی روایات سے متعلق اسلام نے کیا طرزِ عمل اختیار کیا اس رجحان ورویے کا اندازہ لگانے کے لیے احادیثِ طیّبہ بنیادی اہمیت رکھتی ہیں وہ اشخاص

جو زمانۂجاہلیت میں عزت و احترام رکھتے تھے۔ جب اسلام لائے تو انحضرت ﷺ نے انہیں اسی قدرومنزلت سےسرفرازفرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

خیارُھم فِی الجاھلیَّۃِ خیارُھم فِی الاِسلامِ اِذافقھُوا**(34)**

(لوگوں میں جاہلیت میں جو بہتر تھے اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر دین کی سمجھ بوجھ رکھیں)

حضورﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

یُعمل فِی الاِسلامِ بِفضائلِ الجَاھلیۃِ **(35)**

(دورِ جاہلیت میں جو اخلاقی فضائل موجود تھے دورِ اسلام میں بھی ان پر عمل جاری رہے گا)

جو چیز یں بری تھیں آپﷺ نے ان کو ختم کروادیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سےروایت ہے فرماتی ہیں: "جاہلیت میں نکاح چار قسم کا ہوتا تھا لیکن حضرت محمد کریمﷺ جب حق کے ساتھ بھیجے گئے تو انہوں نے آج کل کے نکاح کے علاوہ جاہلیت کے زمانے کے تما م نکاحوں کو ختم کردیا"-**(36)**

رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:

خیارُھم فِی الجاھلیَّۃِ خیارُھم فِی الاِسلامِ**(37)**

(جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں بھلے تھے وہ زمانۂ اسلام میں بھی بھلے ہیں)

اسلام کے مخاطبین صرف عرب کے لوگ ہی نہ تھے بلکہ وہ تمام نسلِ انسانی کو مخاطب کرتا ہے اسلام ایک آفاقی دین ہے اور ان کا پیغام جعرافیائی حدود سے ماورا ہے۔

<u>*سیرت مقدسہ اور اس کے تقاضے:</u>

نبی کریمﷺکی سیرت مقدسہ میں تمام لوگوں کے لئے بہترین نمونہ موجود ہے سیرتِ مقدسہ کے کچھ تقاضے ہیں جن کو سمجھنے اور ان پر عمل کیے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے رسولﷺ کی مقدس ہستی حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل نے دعا کی تھی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ**(38)**

ترجمہ:" اب ہمارے رب ! ان میں ایک رسول بھیجاانہیں میں سے جو ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تو غالب اور حکمت والا ہے"

وہ ہستی جن کے آنے کی بشارتیں حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیتے رہےہیں ،وہ جن کے بارے میں مالکِ ارض و سماوات نے فرما یا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ**(39)**

ترجمہ:"تحقیق مؤ منوں پر اللہ نے احسان فرمایا کہ ان میں ایک اپنا رسول بھیجا"

وہ ہستی جن کے بارے میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلاَّ كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا **(40)**

ترجمہ:"اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا"

سیرت مقدسہ اور حبِ رسولﷺ کے یہ بھی تقاضے ہیں:

1) ہمارے لئے لازم ہے کہ ہم اپنی جان ، مال، والدین، اولاد اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ آپﷺ سے محبت کریں۔
2) ہمارے لیے ضروری ہے کہ اپنے اندر حبِ رسول کی علامات پیدا کریں۔
3) آخرت میں آپﷺ کی قربت کی تمنادل میں بنالیں۔
4) آپ ﷺ کےمشن پر اپنا جان و مال قربان کرنے کے لیے تیارر ہیں اس مقصد کی تکمیل کے لیے تعلیماتِ رسولﷺ کو عام کریں۔
5) آپﷺ نے جن باتوں کا حکم دیا ہے ان پر عمل بجالائیں اور جن سے روکا ہے اس سے خود بھی رکیں اور اپنے گھر والوں اور متعلقین کو بھی روکیں۔
6) آپﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے دفاع کی خاطر ہمہ وقت تیار رہیں۔ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سچی محبت کریں جیسے صحابہ کرام کیا کرتے تھے۔
7) اسوۂ حسنہ کی عمل و کردار کے ذریعے مکمل حفاظت کی جائے اور جو لوگ نبی کریم ﷺ کی سیرت مطہرہ پر زہر افشانی کر رہے ہیں ان کے خلاف قلم و قرطاس کے ذریعے جہاد کیا جائے با لخصوص مستشرقینِ یورپ جو آئے دن آنجناب ﷺ کی شان میں دشنام طرازی کرتے ہوئے سیرت طیبہ کو نشانہ بناتے ہیں۔
8) جو لوگ شریعتِ محمدیہﷺ میں تحریف کریں اور نبوت کا دعوی کریں ایسے لوگوں کے خلاف بھی قلم و قرطاس کے ذریعے جہاد کیا جائے نیز ختمِ نبوت کے لٹریچر کو عام کیا جائے۔
9) خالص شریعتِ محمدی کا نفاذ عمل میں لایا جائے اور وہ لوگ جو شریعتِ محمدیہ ﷺ میں سنت کے مقابل بدعات کو شامل کر رہے ہیں ایسے لوگوں کو ترغیب و ترہیب دلائی جائے۔

10) انفرادی اور اجتماعی طور پر اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کوشش کی جائے۔

آج کے دور کے نجی اور معاشرتی مسائل کے علاوہ قومی وبین الاقوامی مسائل کے حل میں بھی اللہ کے رسول ﷺ کی سیرت اور ان کے ساتھ سچی محبت میں ہمارے درد کا درماں موجود ہے۔

اکیسویں صدی کے نہایت اہم بین الاقوامی مسائل درج ذیل ہیں:

1) ذرائع ابلاغ کا کردار
2) عالمی امن
3) غرب و افلاس
4) عالمی تجارت
5) پرسکون زندگی

1) ذرائع ابلاغ کا کردار:

عالمی میڈیا آج کے دور میں انسان کو متاثر کرنے کے لیے اہم کردار ادا کر رہا ہے ذرائع ابلاغ کو بیک وقت معلم ، مرشد اور کتاب کا کردار مل گیا ہے کتاب، اخبار، رسائل کا کردار اگرچہ محدود ہے، مگر موثر اور آسان الیکٹرانک میڈیا بہت وسعت پزیر اور بے حد متاثر کن ہے اور کمپیوٹر نے سب کو مات کر دیا ہے اور اس کے ذریعے ایک قوم دوسری قوم کو اس کے گھروں میں بلکہ اس کے کمروں گھس کر ذہنوں کو متاثر کر سکتی ہے۔ لہذا اس سلسلے میں سیرت النبی ﷺ کی رہنمائی کی بہت ضرورت ہے سیرت نبوی ﷺ کا پیغام یہ ہے کہ علم و حکمت ایسی دولت ہے جو مومن کی گمشدہ میراث ہے اور جہاں بھی ملے وہ اس کا حق دار ہے۔ معلومات دینے والا آدمی ثقہ ہو۔ تخریبی میڈیا کی معاندانہ روش کو توڑنا ضروری ہے اس طرح مسلم معاشرے کا تحفظ ضروری ہے۔ حضور ﷺ نے ہر طرح کی تخریبی اطلاعات کے تبادلے کی موثر روک تھام کی ہے ۔ذرائع ابلاغ سے جو گمراہی پھیلتی ہے اس سے پہلو بچانے اور محفوظ رہنے کے لیے واضح ہدایات موجود ہیں۔

2) عالمی امن:

آج کے اس دور میں دنیا امن کے لیے بیقرار ہے ہر طرف ایٹمی اسلحہ عام ہے۔ بے کس کے لیے زندگی پریشانی کا باعث بن چکی ہے مظلوم پر ظلم کا بدلہ لینے کے لیے کوئی نہیں۔ قرآن کریم میں اس کا نقشہ یوں پیش کیا گیا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ **(41)**

ترجمہ:"خشکی و تری میں لوگوں کی بدا عمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا اس لیے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کاپھل ا للہ تعالی ' چکا دے بہت ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں"

پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت و تعلیمات کی اصل روح آپﷺ کا رحمۃ اللعالمین ہونا ہے اسلام کا اصل مقصد تو امن و سلامتی کی فضا قائم کرنا ہے مگر دور اِن جہاد و قتال بھی اگر دشمن امن و سلامتی کا طالب ہو اور اسلام کی اصل راہ کی طرف مائل ہو جائے تو حکمِ ر بانی یہی ہے کہ اہلِ ایمان کو بھی اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرتے ہوئے امن و سلامتی کا پیغام قبول کر لینا چاہیے۔

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ **(42)**

ترجمہ:"اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہو جائیں تو آپﷺ بھی صلح کی طرف مائل ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں"

3) غربت و افلاس :

غربت و افلاس انسانیت کا ایک اہم مسئلہ ہے اس کا بنیادی سبب ایک ہی ہے ادروہ یہ کہ وسائلِ رزق تک ہر انسان کی آزادانہ رسائی نہ ہو کیونکہ سرمایہ دارا نہ نظام میں وسائل پیداورمحدود ہو جاتے ہیں اور کمیونزم میں سرمایہ دار سے سرمایہ چھن کر غربت ختم کرنے کی کوشش میں حکومر ان پرقبضہ کرلیتی ہے جبکہ اسلام اس کا صحیح حل پیش کرتا ہے سیرت نبوی کا پیش کردہ نظام اعتدال پر مبنی ہے اس میں ہمدردی اور ایثار ہے اور وسائلِ رزق تک سب کی رسائی ہے اس پر اجارہ داری اور رکاوٹ قانون اور اخلاق سے ماورا ہے۔ دولت مند کو اپنی دولت اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کی امانت سمجھ کر خرچ کرنے اور اسراف سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے سیرتِ نبویﷺ کی روشنی میں منضفانہ و معتدل اقتصادی لائحہ عمل اپنا کر اس مسئلے کو حل کیا جاسکتا ہے اور سیرت نبویﷺ کا ہم سے یہی تقاضا ہے کہ ہم کو اس پر عمل کرنا چاہے ۔

4) عالمی تجارت:

اہل یہود نے دنیائے انسانیت کو ایک تجارت گاہ بنا کر رکھا ہے سود خوری سے لطف اندوز ہونے کی خاطر اسے عالمی

تجارت کا نام دیا گیا ہے۔ نئے عالمی استعمار کے شیطانی ہتھکنڈے کی یورپ اور امریکہ میں با ضمیر انسان مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن مغرب کا مقصد عالمِ اسلام کی معدنی دولت اور خام مال لوٹ کر اس کو غلام بنانا ہے اس کے لیے ایک مشترکہ کمپنی بنائی گئی ہے اور اسے (WTO)عالمی تجارت تنظیم کا پر کشش نام دیا گیا ہے یہ عالمی تجارت نہیں بلکہ استحصالی نشتر ہے اور قرضوں اور سود میں جکڑے مسلمانوں کے خون کو نچوڑنا عالمی سامراج کا مقصد ہے مسلمانوں کے لیے سیرت نبوی ﷺ کا پیغام یہ ہے:

" 90 فیصد رزق تجارت میں ہے"-**(43)**

حضور اکرم ﷺ نے خود تجارت کو ذریعہ معاش بنایا ۔صداقت اور امانت کے ساتھ تجارت میں اصول پسندی کا بہترین نمونہ قائم کیا۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

"سچا اور امین تاجر نبیوں اور صدیقوں کے ساتھ اٹھے گا " **(44)**

5) پرسکون زندگی کا حصول:

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے وہ آرام کی زندگی بسر کرے دنیا میں امن قائم ہوجائے، اظہارِ رائے کی آزادی ہو، فقر و افلاس سے دنیا کو نجات مل جائے ، ہر انسان کی عزت کی جائے تو پر سکون زندگی کا مقصد کافی حد تک حاصل کیا جا سکتا ہے مسلمانوں کی زندگی صرف کھانے پینے اور عیش کرنے کا نام نہیں بلکہ دنیا آزمائش گاہ ہے۔

فرمان الہی ہے:

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ **(45)**

ترجمہ:"اس نے موت و حیات کو تمہیں آزمانے کے لیے پیدا کیا ہے"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

" دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر رہتا ہےاور اپنے آپ کو آخرت کے لیے تیار کرو"۔

جو اسلام اور سیرت طیبہ ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو سیرتِ طیبہ کے تقاضوں کے مطابق ڈھال لیں تاکہ ہمارا معاشرہ خوش گوار بن سکے اور سب سے بڑھ کر ہم اللہ اور رسول ﷺ کی حمایت حاصل کر سکیں۔

حوالہ جات

1- www.ac.in/dshowfacultydata2.jsp?=120

2- www.amu.ac.in/dshowfacultydata2.dsp?did=12eid=120

3- www.amu.ac/in/dshwfaculydata2.jsp?=120

4- www.amu.ac.in/dshowfacultydata2.jsp?=120

5. ماہنامہ الضیاء لکھنو،سن 1933ء ،ص210

6.فراہی،حمیدالدین(علامہ)،دیباچہ مجموعہ تفاسیرِ فراہی ،انجمن خدام القرآن،لاہور،197

7.سورۃ الضحی:7/92

8اصلاحی ، ابو سفیان (پرو فیسر)، سیرت پاک۔ مسائل و مباحث، علی گڑھ مسلم یو نیورسٹی، انڈیا ، 2015ء،ص15

9.ایضاً:ص20

10.ایضاً:ص24

11.ایضاً:ص96

12. ایضاً:ص103-104

13.ایضاً:ص153-154

14.ایضاً:ص420

15.ایضاً:ص431

16.الاحزاب:21/33

17.المائدہ:3/5

18.الاسراء :31/17

19.الاعراف:10/7

20.النسفی ، ابوالبرکات، ابوعبداللہ بن احمد، کنز الدقا ئق، محمدسعید اینڈسنز کراچی،ص 415

21.ابن ماجہ،محمدبن یزید(امام)، السنن ،ص34، حدیث 224

22.طہ:114/20

23.الزمر:9/39

24.ابن عبدالبر ، یوسف (امام)، جامع بیان العلم و فضلہ ، دار الفکر بیروت، 8/3

25.التوبہ:103/32

26.البقرۃ:168/2

27.آلِ عمران:130/3

28.النساء:29/4

29.عبدالحیٔ(ڈاکٹر) ،اسو ۂرسول کریمﷺ، مکتبہ رحمانیہ لاہور ،ص69

30.الروم:41/30

31.المائدۃ:16-15/5

32.آلِ عمران:64/3

33.گیلانی ،عبدالرحمن(مولانا)، رسول اکرم ﷺ بحثیت ِسپہ سالا ر، مکتبہ اسلام و سن پورہ لاہور.

34،ص41

35.بخاری،محمدبن اسمعیل(امام) ،الجامع الصحیح،ص565 حدیث 3374

36.احمدبن حنبل (امام)،المسند، 3/425

37.بخاری ، الجامع الصحیح،ص917 حدیث 5127

38.ایضاً: ص 565،حدیث 3374

39.البقرۃ:129/2

40.آلِ عمران:164/3

41.سبا:28/34

42.الروم:41/30

43.الانفال:16/8

44.غزالی ،محمدبن محمد(امام)،احیاءعلوم الدین، مصر 64/2

45.ترمذی،ابوعیسی محمدبن عیسی (امام)،السنن، 295 حدیث نمبر 1209الملک:2/67.

46. Amir, Shafiqur Rehman, Awan, Abdul Ghafoor (2017) Essays relating to Biography of the Holy Prophet (MPBUH) in Masnad-e-Abu Hurairah*, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (4):212-229.

47. Amjad Ali,Awan, Abdul Ghafoor (2017). Comparative study of Khutbat- e-

Madaras and Muhazirat-e-Seerat, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3): 153-189.

48. Assadullah,Muhammad, Awan (2018). Understanding the biography of the Holy Prophet and current challenges to Islam, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4*(1):87-111.
49. Awan, Abdul Ghafoor, Imran Ansari (2017). Specific study of Essays relating to Hazrat Jabir Bin Abdullah, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3* (3):39-56.
50. Awan, Abdul Ghafoor, Jamil Ahmad (2017). Concept of Spiritualism of Peer Syed Ghulam Naseeruddin Naseer Gilani of Golara Sharif, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):14-35.
51. Javeria Tehseen, Awan,Abdul Ghafoor (2017). Critical analysis of the literature relating to three divorces in one sitting, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol .3* (3):71-84.
52. Misbah Tehseen, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Benefits of Marriage Life Islam in the light of "Bahara-e-Shariat" and "Bahashti-i- Zaver" *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3* (3):106- 135.
53. Munawar, Syed Ali Shah, Awan, Abdul Ghafoor (2017). Importance of the study of "Seerat" in Text books of Public Educational institutions of Punjab, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3 (4):230-251.*
54. Naz, Shumaila, Awan,Abdul Ghafoor (2018). Analysis of social benefit of family life in Islam in the light of "Bhashti Zewar" and Jannati Zewar, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (4):486-506.
55. Saima Rashid, Soubia Khan, Awan, Abdul Ghafoor (2018). Great saints of

Multan and history of their shrines and their social importance, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4* (2):245.

56. Saleem,Asia., Awan, Abdul Ghafoor (2019). Objections of Ahl-e-Kitab and their answers in the light of "Tafseer Biyanul Quran" written by Dr.Israr Ahmad, *Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities,* Vol 5(1): 37-61